مدارس کو گرانے کے ناپاک عزائم

مولانا محمد ازہر

وفاقی وزیر داخلہ عبدالرحمٰن ملک دینی مدارس کی دشمنی ومخالفت میں شہرہ آفاق ہیں۔ایک مسلمان،خواہ کتنا ہی بے عمل ہو، دینی مدارس کے خلاف لب کشائی کرتے وقت ان کی دینی وملی خدمات اور اسلامی تشخص اور دین کے تحفظ کے لئے ان کی مخلصانہ مساعی کے پیش نظر غیر محتاط گفتگو سے اجتناب کرتا ہے،مگر ملک صاحب وقتاً فوقتاً مدارس کے خلاف اسی لب ولہجے میں بات کرتے ہیں، جو اسلام اور مسلمان دشمنوں کا شعار ہے۔گزشتہ چار سال کے اخبارات گواہ ہیں کہ انہوں نے دہشت گردی کے ہر واقعے کو مدارس سے جوڑنے کی کوشش کی،مگر کسی ایک واقعے میں بھی اپنے الزام کو ثابت نہیں کر سکے۔

قارئین اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ دینی مدارس پر دہشت گردی اور تخریب کاری کے بے بنیاد الزامات لگا کر انہیں مسلمانوں میں مطعون وبدنام کرنا اور پھر انہیں ختم کرنے کی مہم چلانا دراصل کس کا ایجنڈا ہے اور وہ اسلام دشمن طاقتیں کون سی ہیں، جو قرآن وسنت کی تعلیمات بالخصوص پیغام جہاد سے خائف ہیں۔انہی طاقتوں، جن میں امریکا سرفہرست ہے، نے مسلم ممالک میں پڑھائے جانے والے تعلیمی نصاب سے جہاد سے متعلق آیات واحادیث نکالنے کے لئے اپنے دوست مسلم حکمرانوں پر زور دیا تھا۔پرویزی دور میں وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال نے بھی امریکی اشاروں پر یہ کام شروع کیا تھا۔جب انہوں نے اسمبلی میں امریکا کا مرتب کردہ نصاب پیش کیا،تو مولانا اعظم طارق شہید نے اٹھ کر ان کے ہاتھ سے اس نصاب کی کاپی چھین کر پرزے پرزے کردی تھی۔مولانا کی اس جرأتِ مومنانہ نے عالمی کفر اور اس کے گماشتوں پر لرزہ طاری کر دیا اور وہ اپنے منصوبے کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔

تاہم مدارس کے خلاف امریکی فکر میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔وہ دینی مدارس کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برپا کردہ صلیبی جنگ میں سب سے مضبوط اور موثر مورچہ سمجھتا ہے، وہ سرتاپا مغربی تہذیب وتمدن میں ڈوبے ہوئے مسلمان حکمرانوں سے خوف زدہ نہیں، اسے ڈر ہے تو ان بوریا نشینوں سے جو اسلامی تشخص کی حفاظت اور مغربی

تہذیب وتمدن کے امنڈتے سیلاب اور ہلاکت خیز طوفان کو روکنے کے لئے علم، عمل، توکل اور اخلاص کے سہارے کھڑے ہیں۔ امت مسلمہ میں دین کی روح پھونکنے اور دلوں میں جہاد و سرفروشی کا جذبہ پیدا کرنے میں ان اہل مدارس کا سب سے بڑا حصہ ہے۔

اسلامی دنیا کے خوف زدہ حکمران بالخصوص ہمارے حکمران جس طرح آج تک امریکا کی مسلمانوں کے خلاف ''صلیبی جنگ'' کو اپنی جنگ قرار دیتے آئے ہیں، اسی طرح مدارس کے خلاف امریکا کی شیطانی سوچ اور انہیں ختم کرنے کے ناپاک منصوبے میں بھی بعض بزدل اور موقع پرست افراد شریک ہیں۔ یہ وہ حکمران ہیں، جو اللہ کی باز پرس سے نہیں ڈرتے۔ ان پر صرف وائٹ ہاؤس کا خوف طاری ہے، وہ بھی اپنے ذاتی مفادات کے لئے۔

اسی تناظر میں وفاقی وزیر داخلہ نے یہ ''امریکانہ'' بیان جاری کیا ہے کہ یکم جنوری 2012ء کو غیر رجسٹرڈ مدارس گرادیے جائیں گے۔ وزیر داخلہ کے مطابق اس وقت ملک میں کل 24 ہزار رجسٹرڈ مدارس ہیں جبکہ غیر رجسٹرڈ مدارس کی تعداد اڑھائی سے تین ہزار ہے۔ ان مدارس کے خلاف کریک ڈاؤن کے لئے صوبائی حکومتوں اور پولیس سربراہان کو خصوصی احکامات جاری کئے جائیں گے۔ (اسلام، ایکسپریس، 20 دسمبر 2011ء)

دینی یا عصری تعلیم کے لئے کوئی ادارہ، مدرسہ، مکتب، اسکول یا انسٹی ٹیوٹ کھولنا ہر پاکستانی شہری کا حق ہے، جو اسے آئین فراہم کرتا ہے۔ کسی ادارے کا رجسٹرڈ ہونا، نہ ہونا ایک انتظامی مسئلہ ہے۔ ملک میں ہزاروں ادارے رجسٹریشن کے بغیر مصروف عمل ہیں۔ ان سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف دینی مدارس کو ٹارگٹ کرنا مخصوص ذہنیت کی نشان دہی کرتا ہے۔ کیا کسی مدرسے کا رجسٹرڈ نہ ہونا اتنا بڑا جرم ہے جس کی سزا انہدام اور سینکڑوں طلبہ کو تعلیم اور اساتذہ کو تدریس سے محروم کرنا ہے؟

حقیقت یہ ہے تمام مسالک کے نمائندہ وفاقوں نے مدارس کی سلامتی و بقا کے لئے ہمیشہ ملکی قوانین کی پابندی کی ہے۔ حکمرانوں نے رجسٹریشن کو لازم قرار دیا، اہل مدارس نے انکار نہیں کیا۔ اساتذہ وطلبہ کے کوائف طلب کئے، مدارس نے فراہم کردیئے۔ حکومت نے غیر ملکی طلبہ کی تعلیم پر ناروا پابندی لگائی، مدارس نے برداشت کی، حکومت نے مدارس پر زور دیا کہ وہ بعض عصری مضامین کو نصاب میں شامل کریں، مدارس میں عصری مضامین کی تدریس شروع کردی گئی۔ یہ تمام اقدامات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اہل مدارس حکومت سے کسی قسم کی مخاصمت مول لینا نہیں چاہتے، قانون شکنی تو دور کی بات ہے مدارس کی طرف سے اس مفاہمت وتعاون کا تقاضا یہ تھا کہ حکومت بھی غیر ملکی طاقتوں کی ہدایات پر مدارس کو ہراساں نہ کرتی، مدارس کے خلاف بغیر کسی ثبوت کے چھاپوں کا سلسلہ، ان کے تقدس کو پامال کرنا اور ان کے اساتذہ وطلبہ کو دہشت گردوں کے روپ میں پیش کرنا ایسے حکومتی اقدامات ہیں، جو طاغوتی قوتوں کے منشاء کے مطابق مدارس دشمنی کا واضح ثبوت مہیا کرتے ہیں۔ اگر مدارس کے بارے میں حکومت نیک نیت اور مخلص ہوتی تو غیر رجسٹرڈ

رس کو رجسٹریشن کے لئے معقول مہلت دی جاتی، رجسٹریشن نہ ہونے کی صورت میں صرف دس دن بعد مدارس کو گرادینے کی دھمکی سے صرف امریکا اور اسلام دشمن طاقتوں ہی کو خوشی ہو سکتی ہے۔ کوئی مسلمان اور ملت کا خیر خواہ اس معاندانہ بیان کا خیر مقدم نہیں کر سکتا۔

ویسے وزیر داخلہ خاطر جمع رکھیں۔ یہ اڑھائی سے تین ہزار مدارس کسی وڈیرے یا ملک کی جاگیر یا لاوارث نہیں ہیں، نہ ہی یہ کسی ملکی یا غیر ملکی سرمائے سے تعمیر کئے گئے ہیں کہ انہیں بلڈوز کر دیا گیا تو کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں ہوگی۔ یہ دینی مدارس ان بلند حوصلہ مسلمانوں کے سرمایہ اور دعاؤں سے تعمیر ہوئے ہیں جن کا مقصد دین کی سربلندی، جن کی آرزو رب کی خوشنودی اور جن کا نصب العین آخرت کی کامیابی ہے۔ جن ہاتھوں نے انہیں تعمیر کیا ہے وہ حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں۔ وفاقی وزیر داخلہ ان بوریا نشینوں کو دعوتِ مبارزت دے کر اپنی دنیا و آخرت برباد نہ کریں۔ آج بھی جو لوگ ان مدارس کی تعلیم و تربیت سے محروم ہیں، وہ سورۂ اخلاص تک پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ کیا وفاقی وزیر داخلہ دوسروں کو بھی قرآن و سنت کی بنیادی تعلیم سے بے بہرہ دیکھنے کے آرزومند ہیں؟......

☆......☆......☆

امام صادق الرافعیؒ...... یہ عربی زبان کے بہت بڑے ادیب گزرے ہیں، ۱۵، ۲۰ سال پہلے ان کا انتقال ہوا۔ ''وحی القلم'' کے نام سے چار جلدوں پر مشتمل ان کی ایک کتاب ہے جس میں انہوں نے ان اعتراضات کے تشفی بخش جوابات دیئے ہیں جو مستشرقین اور اسلام دشمنوں کی طرف سے قرآن کریم اور احادیث رسول پر کئے جاتے ہیں، حالانکہ ان کے بارے میں آتا ہے: ''وکان اصم'' ''آپ کان سے بہرے تھے، تو معلوم ہوا کسی کا بہرا ہونا، کسی کا اندھا ہونا، کسی کا لنگڑا اور لولا ہونا، کسی کا بدصورت ہونا...... انسان کو بلند مقام تک پہنچنے سے مانع نہیں بنتا، لیکن کب؟ جب انسان اپنے ہدف کو متعین کرنے کے بعد اس کے لئے مکمل کوشاں ہو جائے۔

بہت دور جانے کی ضرورت نہیں، ابھی کی بات ہے، شیخ یٰسین نامی فلسطین کے بہت بڑے عالم گزرے ہیں، ان کو چار پانچ سال پہلے شہید کیا گیا، وہ سب سے پہلے فلسطین میں تحریک انتفاضہ لے کر کھڑے ہوئے کہ فلسطین کو آزاد کرو، ہم بیت المقدس میں آزادانہ نماز پڑھنا چاہتے ہیں، حالانکہ وہ دونوں پاؤں سے معذور تھے، دونوں ہاتھ شل تھے، وہ صرف اپنی گردن ہلا سکتے تھے، اس کے علاوہ ان کا بدن نہیں ہلتا تھا، میں نے خود آپ کی تصویروں کو دیکھا ہے کہ پورا بدن آپ کا شل تھا، صرف آپ کی گردن حرکت کرتی تھی، اس کے علاوہ دوسری کوئی چیز حرکت نہیں کرتی تھی، لیکن ان سب کے باوجود فلسطین کی بہت بڑی اسلامی یونیورسٹی ''جامعة الغزا'' آپ نے قائم کی، مزید براں ۵۰ کے قریب دواخانے تعمیر کروائے اور اس کے علاوہ ایک بہت بڑا کارنامہ یہ انجام دیا کہ فلسطینی عوام کو یہودیوں کے خلاف جہاد پر آمادہ کر دیا، اس کے لئے مستقل ایک تنظیم ''حرکة الحماس'' کی بنیاد رکھی، یہ انسان کی ہمت ہے جو اسے کہاں سے کہاں لے جاتی ہے۔